

## جاء الحق وزهق الباطل

### غیر مقلدین کی ناحق خامہ فرسائی کا تحقیقی جائزہ

جس میں ائمہ مجتہدین کی اشاعت حق اور اسلام کی صحیح تشریح درمختار، ردالمحتار، فتاویٰ ہندیہ، قدوری، ہدایہ، شرح وقایہ، اور بہشتی زیور وغیرہ سے عوام کو بدظن کرنے کی غیر مقلدین کی طرف سے چلائی جانے والی تحریک پر تبصرہ، قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہ حنفی پر مخالفین کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کے جوابات، الزامی سوالات، اور قرآن وحدیث کے خلاف غیر مقلدین کے تقریباً پچاس فروعی مسائل موجود ہیں۔



از

عبدالرشید قاسمی سدھارتھ نگری

حسب ایما

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب رحمانی  
سابق محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## چند ضروری باتیں

(۱) (۲) یہ رسالہ چونکہ غیر مقلدین کے اعتراض کا جواب ہے اس لئے ”قولہ“ کے تحت غیر مقلدین کی عبارت درج کی گئی ہے اور ”اقول“ سے اس کا جواب دیا گیا ہے۔

(۳) بوقت تحریر حتی الامکان یہ کوشش رہی ہے کہ یہ جوابات طویل نہ ہوں تاکہ قارئین کے لئے دشواری نہ ہو، اس لئے اکثر جگہوں پر اصل عبارت کے بجائے صرف اردو ترجمہ یا مفہوم لکھ دیا گیا ہے اور بعض جگہ صرف حوالہ پر ہی اکتفاء کیا گیا ہے۔

(۴) ان جوابات کی تسوید و ترتیب سال گذشتہ ۱۴۳۴ھ اس وقت عمل میں آئی جب راقم بحیثیت خادم مدرسہ اطہر العلوم امرڈوبھا، سنت کبیر نگر میں مامور تھا اور ضلع سدھارتھ نگر میں اشتہار بازی اور چیلنج بازی کا ایک ہنگامہ ہوا تھا۔

(۵) اکثر حوالے براہ راست ماخوذ ہیں، البتہ جو کتابیں دستیاب نہ ہو سکیں ان میں اکابر کی کتابوں پر اعتماد کر کے حوالہ دے دیا گیا ہے، پھر بھی بہت ممکن بلکہ غالب ہے کہ اختلاف نسخ، کم علمی و بے بضاعتی یا سہو و نسیان کی بنا پر غلطی ہو گئی ہو، قارئین سے درخواست ہے کہ ہدف ملامت بنائے بغیر بغرض اصلاح مطلع فرمائیں۔

(۶) اس موقع پر راقم ان تمام حضرات کا شکر گزار ہے جنہوں نے کتاب کو اس مرحلہ تک پہنچانے میں کسی طرح بھی تعاون کیا، خصوصاً استاذ محترم مفتی ابوالکلام صاحب جنہوں نے نظر ثانی فرمائی اور عزیزم ذبح اللہ سلمہ و قمر اللہ سلمہ (معلمین مدرسہ اطہر العلوم امرڈوبھا) کا جنہوں نے کتابوں کی دستیابی اور مسودہ کی تیاری میں راقم کا تعاون کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سب کو اپنی شایان شان اجر عطا فرمائے۔

(۷) قارئین سے درخواست ہے کہ اگر اس کتاب کے ذریعہ کچھ بھی فائدہ ہو تو احقر، اس کے والدین اور معاونین کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

## بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد:

احقر زمن عبد الرشید قاسمی سدھارتھ نگری خفی ارباب نظر کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ چند ایام قبل ”مدرسہ معین العلوم“ بھٹیا، سدھارتھ نگر سے ایک اشتہار شائع ہوا جس میں کتب احناف کے حوالہ سے چند مسائل درج ہیں، گو مسائل وہی ہیں جن کا جواب بارہا پیش کیا جا چکا ہے۔ مگر چونکہ طرز اور رنگ جدا ہے اور عوام بھی بدلتے رہتے ہیں اس لئے اشتہار مع جواب آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

قولہ:- گذشتہ دنوں ”مدرسہ بیت العلوم بنکے گاؤں“ کی جانب سے ایک پمفلٹ شائع ہوا جس میں اہل حدیثوں کی طرف غلط مسائل منسوب کئے گئے ہیں۔

اقول:- غلط نہیں بلکہ صحیح مسائل منسوب کئے گئے ہیں، کتابیں موجود ہیں، اور ان میں آپ کے مسائل لکھے ہوئے ہیں دیکھ لیجئے۔

قولہ:- وہ مسائل جو کتب احناف میں موجود ہیں۔

اقول:- وہ کون سے مسائل ہیں جو کتب احناف میں لکھے ہوئے ہیں، نشاندہی کیجئے تاکہ قارئین کو آپ کی حقیقت اور فقہ کی عظمت معلوم ہو۔

قولہ:- جن کا جواب اہل حدیث علماء بہت پہلے دے چکے ہیں۔

اقول:- آج کیوں خاموش ہیں؟

قولہ:- جن کو آپ ”.... حقیقۃ الفقہ“ جیسی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔

اقول:- دیکھ لیا ہم نے کہ کتنے پانی میں ہیں آپ۔

قولہ:- ہمیں ہمارے بھائیوں نے مجبور کیا۔

اقول:- مجبور نہیں کیا بلکہ ”الدين النصيحة“ کے تئیں خیر خواہی کی ہے۔

قولہ:- کہ ہم انکی کتابوں سے ان ہی کے مسائل عوام کے سامنے لائیں۔

اقول:- بہت خوب! ہم بھی تو یہی چاہتے ہیں کہ فقہ حنفی کا شیوع ہو اور ساری امت راہ راست پر آجائے۔

قول:- اس لئے ہم اپنے بھائیوں سے التماس کرتے ہیں کہ جذبات سے کام نہ لیں۔

اقول:- جذبات سے کام نہیں لے رہے ہیں بلکہ آپ کا احسان مان رہے ہیں۔

قول:- بلکہ اپنے علماء کی جانب رجوع کریں۔

اقول:- رجوع کرنے کی ضرورت نہیں، مسئلہ بھی معلوم ہے اور آپ کی حقیقت بھی معلوم ہے۔

قول:- اگر وہ رہنمائی نہیں کرتے تو فون پر رابطہ کریں۔

اقول:- تاکہ آپ اپنی ہٹ دھرمی کا اظہار کریں۔

قول:- مسئلہ-(۱) سلام کے وقت قصد اہوا خارج کرے تو نماز فاسد نہیں ہوتی (شرح الوقایہ/۱/۱۵۹)

اقول:- یہ اعتراض ”شرح وقایہ“ پر نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ پر ہے، اس لئے کہ اس مسئلہ کو خود حضور ﷺ

نے ہی بیان فرمایا، دیکھئے اور غور سے دیکھئے ”ابوداؤد ۹۱/۱، طحاوی صفحہ ۱۶۱/، مشکوٰۃ ۹۲، آپ

ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے آخری قعدہ کر لیا پھر جان بوجھ کر ہوا خارج کر دی اس کی نماز

پوری ہوگئی۔ ”فلا یعود فیہا“ اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

قول:- سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔

اقول:- کس نے آپ سے کہا کہ سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں اور آپ یہی حرکت کرتے رہے،

ہمارے فقہاء نے تو ایسی حرکت کرنے کو مکروہ بلکہ حرام لکھا ہے اور ایسی حرکت کرنے والے کے

ذمہ سے اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے مگر نماز واجب الاعادہ رہتی ہے اور وہ گنہگار رہتا ہے۔

(دیکھئے عمدۃ الرعایۃ علی شرح الوقایہ/۱/۶۰)

قول:- مسئلہ-(۲) کافر کا قول گوشت کے متعلق قابل قبول ہے۔ (ہدایہ/۱/۲۵۳)۔

اقول:- اسے آپ کی خیانت اور فراڈ کا نام دیا جائے یا جہالت اور کم فہمی سے تعبیر کیا جائے۔ ”ہدایہ“ میں

یہ نہیں لکھا ہے کہ گوشت کے متعلق قابل قبول ہے، بلکہ صاحب ہدایہ نے ایک مسئلہ بیان کیا ہے

کہ اگر مجوسی اجر یا خادمانے مسلمان کو گوشت لاکر دیا اور کہا کہ میں نے فلاں سے خریدا ہے تو اس

کی یہ خبر قبول کر لی جائیگی، چنانچہ ہدایہ کی اصل عبارت یہ ہے ”من ارسل اجیراً لہ مجوسیاً

اور خادماً فاشتري لحمًا فقال اشتریتہ من یہودیّ اور نصرانیّ اور مسلم

وسعہ اکلہ“ لَأنَّ قولَ الکافرِ مقبولٌ فی المعاملات“ اس کے بعد دلیل بیان کی ہے کہ

یہ معاملہ ہے اور معاملات میں کافر کا قول مقبول ہوتا ہے، ”لأنہ خبرٌ صحیحٌ لصدورہ عن

عقلی و دینِ یعتقذ فیہ حرمة الکذب والحاجة ماسةً الى قبوله لكثرة وقوع المعاملات“ اس کا یہ مطلب نہیں کہ حلت و حرمت کے سلسلہ میں اس کی بات مانی جا رہی ہے (دیکھئے ہدایہ آخری کتاب الکراہیۃ، رد المحتار ۱/۶۶۰) اس پر آپ کو کیا اعتراض ہے؟ کیا حضور ﷺ نے غیروں سے معاملہ نہیں کیا؟ معاملات میں غیروں کی بات نہیں مانی؟ اور کیا خود آپ غیروں پر اعتاد کر کے معاملہ نہیں کرتے؟

قولہ: مسئلہ (۳) کا فرکا جھوٹا پاک ہے (رد المحتار ۱/۲۲۲)

اقول: آپ اپنا دسترخوان کیوں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ کے یہاں تو خنزیر کے جھوٹے اور کتے کے پیشاب، پاخانہ کے ساتھ گدھی، کتیا اور سورنی کا دودھ بھی پاک ہے (نزل الابراہ ۱/۵۰، بدور الابلہ ۱۸)، فقہانے مسئلہ صحیح لکھا ہے، اگر آپ میں جو انردی ہے تو اس کو قرآن و حدیث کے خلاف ثابت کریں اور ہاں اعتقادی نجاست والی آیت ”انما المشرکون نجس“ بھول جائیے۔

قولہ:- مسئلہ (۴) کسی عورت کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے تو نماز فرض ہے قضاء درست نہیں (بہشتی زیور)۔  
اقول:- مسئلہ صحیح ہے، مصنف نے نماز کی اہمیت بتائی ہے، اسلام میں نماز کی بڑی تاکید آئی ہے اور جان بوجھ کر چھوڑنے والے کے لئے سخت وعیدیں منقول ہیں، یہی وجہ ہے کہ صحیح عاقل، بالغ کے لئے کسی بھی صورت میں نماز معاف نہیں، وضو نہ کر سکے تو تیمم کرے، کھڑا نہ سکے تو بیٹھ کر پڑھے، بیٹھنے کی سکت نہ ہو تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، اسی طرح اگر وہی صورت ہے جو آپ نے بیان کیا تب بھی عورت نماز پڑھے، وضو نہ کر سکے تو تیمم کر کے بیٹھ کر رکوع سجدہ ادا کرے، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اشارہ سے پڑھے، مؤخر کرنے کی اجازت نہیں۔ جناب! آپ اس مسئلہ کو چھیڑ کر کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کیا یہی کہ بچے کا جو حصہ باہر نکلا ہے اس کے ساتھ خون بھی لگا ہوگا، تو معاف کیجئے گا آپ کے یہاں خون پاک ہے ہی، مزید آپ (غیر مقلدین) کے یہاں تو ناپاک بدن کے ساتھ بھی نماز ہو جاتی ہے (بدور الابلہ ۳۸) ہاں اب یاد آیا شاید اب بھی وہی کہنا چاہتے ہیں جو آپ کے نواب صاحب نے کہا کہ ”اگر کوئی قصد نماز چھوڑ دے پھر قضاء کرے تو قضاء سے کوئی فائدہ نہیں وہ ہمیشہ گنہگار رہیگا (دلیل الطالب ۲۵) اور یہ عورت بھی نماز چھوڑ دے اور آپ کی جماعت میں شامل ہو جائے۔

قولہ:- مسئلہ (۵) جنبی کا قرآن لکھنا جائز ہے بشرطیکہ چھوانہ جائے (شرح وقایہ/ ۱۱۷)

اقول:- یہ مسئلہ فقہاء احناف کے درمیان مختلف فیہ ہے، امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ جائز ہے اور امام محمد عدم جواز کے قائل ہیں اور فریقین نے اپنی اپنی دلیلیں بھی بیان کی ہیں (دیکھئے شرح الوقایہ مع عمدة الرعاۃ/ ۱۱۷) اگر ہمت ہے تو جواب دیجئے اور ہاں لگے ہاتھوں آپ اپنا بھی سنتے چلئے: آپ (غیر مقلدین) کی مشہور کتاب دلیل الطالب ص ۲۵۲ پر ہے کہ ناپاک آدمی کے لئے قرآن شریف کا چھونا، اٹھانا، رکھنا ہاتھ لگانا جائز ہے، دوسری کتاب ”نزل الابرار“ میں ہے کہ بے وضو قرآن چھو سکتے ہیں، حائضہ، نساء اور جنبی قرآن پڑھ سکتے ہیں، قرآن پر غلاف ہو تو تکیہ بنایا جاسکتا ہے، منطق و فلسفہ اور کلام یعنی عقائد کی کتابوں سے استنجاء کرنا جائز ہے (نزل الابرار ۲۵، ۲۶، ۲۷)

قولہ:- مسئلہ (۶) سوائے سور کے اور جانوروں کی کھال اور گوشت ذبح کرنے سے پاک ہو جاتا ہے (ہدایہ/ ۴۴۱)

اقول:-

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر ہم نے تو خنزیر کا استثناء کر دیا، ذبح کی بھی شرط لگا دی اور وہیں دلیل بھی بیان کر دی ہے (دیکھئے ہدایہ آخرین ۴۲۲) بس میں ہو تو دلیل کا جواب دیجئے اور آئیے اپنی سبزی منڈی کی بھی سیر کرتے چلئے ”آپ (غیر مقلدین) کی مشہور کتاب کنز الحقائق ۱۳، بدور الابلہ/ ۱۶، میں ہے کہ خنزیر، خنزیر کی ہڈی، پٹھے، کھر، سینگ اور تھوٹھی سب پاک ہے۔ عرف الجادی ۳۸، ۳۶، ۳۵، میں ہے کہ گوہ، کانٹوں والا چوہا، دریائی مردہ حلال ہے۔ محترم یہ آپ کے گھر کا حال ہے کاش ہمارے اوپر کچھ ڈالنے سے پہلے اپنے گھر کا جائزہ لے لیتے۔

قولہ:- (۷) سلام کے وقت عمدۃ القتبہ کرے تو نماز نہیں ٹوٹتی (رد المحتار)

اقول:- مسئلہ ۱۸ کا جواب پڑھئے اور اپنی حدیث دانی و حدیث فہمی پر ماتم کیجئے اور آپ کے علماء نے جو حرکتیں کرنے کی اجازت دی ہے وہ بھی کرتے رہئے، دیکھئے آپ (غیر مقلدین) کی کتاب ”نزل الابرار“ میں لکھا ہے کہ ”عورت یا مرد نماز پڑھ رہے تھے دوسرے مرد یا عورت نے بوسہ لے لیا تو نماز فاسد نہیں ہوتی (جلد ۱ ص ۱۱۰/ ۱۱۱)

قولہ۔ مسئلہ: (۸) اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اٹھ کر ایک آدھ پان کھالیا تو اس کو سحری کا ثواب مل گیا (بہشتی زیور ۳/۱۳۱)

اقول:- سحری کا معنی پایا جا رہا ہے لہذا مسئلہ صحیح ہے، اسلئے کہ سحری کے تحقق کے لئے صرف بقول شامگوہ، کانٹوں والا چوہا اور دریائی مردہ ہی ضروری نہیں بلکہ بوقت ضرورت ایک کھجور، ایک لقمہ روٹی، ایک گھونٹ پانی یا ایک آدھ پان سے بھی سحری ہو جائے گی اور حدیث میں مذکور فضیلت، برکت اور ثواب حاصل ہو جائے گا۔ اگر آپ کو اس پر اعتراض ہو تو صحیح، صریح، غیر معارض حدیث سے سحری کی تعریف فرمائیں۔

قولہ:- مسئلہ (۹) میاں پردیس میں ..... اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا تب بھی وہ حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے (بہشتی زیور ۴/۲۲۳)۔

اقول:- نسب اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ ایک عظیم نعمت ہے (الفرقان آیت ۵۲) بغیر کسی دلیل قطعی کے کسی کو حرام کار اور ولد الزنا کہنا بہت بڑی تہمت اور گناہ عظیم ہے، اس کا منہ سے نکالنا بھی جائز نہیں۔ لہذا جب تک بعید سے بعید احتمال بھی رہیگا نسب ثابت کیا جائیگا، بنی کریم ﷺ نے فرمایا ”الولد للفراش وللعاهر الحجر“ اور یہاں احتمال ہے، اس لئے کہ زوجیت باقی ہے ممکن ہے کہ کشف و کرامت یا جن کی تسخیر سے دونوں کا اجتماع ہو گیا ہو، ہاں اگر شوہر انکار کرے اور بیوی پر بغیر کسی دلیل کے الزام لگائے اور لعان کی دیگر شرائط بھی پائی جائیں تو لعان کا حکم ہوگا، بعدہ بچے کو حرامی قرار دیا جائیگا، یہ ہے مسئلہ کی اصل حقیقت، مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے ”اختری بہشتی زیور حصہ چہارم ضمیمہ ثانیہ مسماۃ بہ تصحیح الاغلاط“۔ اب فرمائیے آپ کی کیا رائے ہے؟ اور لیجئے بٹوارے کا تماشہ بھی دیکھتے چلئے، آپ (غیر مقلدین) کے مشہور عالم علامہ وحید الزماں حیدر آبادی فرماتے ہیں ”ایک عورت سے تین مرد باری۔ باری صحبت کریں اور ان تینوں کی صحبت سے لڑکا پیدا ہو تو لڑکے پر قرعہ اندازی ہوگی، جس کے نام قرعہ نکل آئے اس کو بیٹا مل جائیگا، باقی دو کو یہ بیٹا لینے والا دو تہائی دیتار ہے (نزل الابرار ۲/۷۵)۔“

قولہ:- مسئلہ (۱۰) جانور یا مردہ یا کم عمر لڑکی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں (فتاویٰ ہندیہ ۱۵/۱۵)۔

اقول:- مسئلہ صحیح ہے، ہماری ساری کتابوں میں موجود ہے، دلائل بھی وہیں مذکور ہیں، سنئے لان اصل

موجب الغسل هو الانزال والايلاج اقيم مقامه لكونه سبباً مفضياً اليه غالباً وهذه السببية انما يتحقق في ماتكامل فيه الشهوة وفرج البهائم ليس كذلك (حاشیہ شرح وقایہ ۱/۷۷) ہدایہ اولین ص ۱۴ پر ”لان السببية ناقصة“۔ اگر آپ کا مسئلہ کچھ اور ہے تو اس دلیل کو باطل کر کے ثابت کیجئے۔

قولہ:- مسئلہ (۱۱) ذکر پر اگر کپڑا پلیٹ کر قبل یا در میں داخل کیا اور انزال نہیں ہوا تو بعض نے کہا غسل واجب ہے اور بعض نے کہا کہ واجب نہیں (مصدر السابق)۔

اقول:- اس مسئلہ کو ذکر کر کے کیا آپ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ گندہ ہے، پردہ سماعت اس کا متحمل نہیں ہے۔ تو لیجئے حاضر ہے آپ کی خدمت میں ایک مہذب مسئلہ علامہ وحید الزماں صاحب حیدر آبادی کے توسط سے۔ لکھتے ہیں کہ ”اگر کسی عورت نے کسی غیر مرد (گھوڑا، گدھا، کتا وغیرہ) کا آلہ تناسل اپنی شرمگاہ میں داخل کیا تو غسل فرض نہیں“ (نزل الارار ۱/۲۴) اور اگر آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو قرآن کی وہ آیت یا حدیث پیش کیجئے جس کے یہ مسئلہ خلاف ہو۔ جہاں تک رہی مسئلہ کے ثبوت کی بات، راقم کے سامنے ”فتاویٰ ہندیہ“ تو نہیں ہے البتہ ”رد المحتار“ اور ”فتاویٰ دارالعلوم“ ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ اگر کپڑا باریک ہو جس میں جماع کی لذت معلوم ہو تو غسل واجب ہے (خواہ انزال ہو یا نہ ہو) اور اگر کپڑا ایسا موٹا ہو جس میں حرارت اور لذت معلوم نہ ہو تو اس میں بھی احتیاط یہی ہے کہ واجب ہے ”الاحوط الوجوب“ (رد المحتار ۱/۷۷، فتاویٰ دارالعلوم ۱/۱۴۵) ان دونوں کتابوں میں بعض بعض کے اختلاف کا کوئی ذکر نہیں۔

قولہ:- مسئلہ (۱۲) ہاتھ میں کوئی چیز نجس لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین مرتبہ چاٹ لیا تو پاک ہو جائیگی (بہشتی زیور ۲/۸۰)۔

اقول:-

گنہ نگلی نہ دل کی چور زلفِ عنبریں نکلی ادر لہا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی  
صحیح ہے ”چور کی داڑھی میں تنکا“ اسی لئے تو آپ ممانعت والی عبارت ہضم کر گئے، آگے لکھا ہوا ہے کہ ”مگر چاٹنا منع ہے“ لیکن آپ نے اسے نقل نہیں کیا۔ پھر بھی احناف نے آپ پر احسان کیا ہے آپ کیوں احسان فراموشی کر رہے ہیں؟ انہوں نے تو آپ (غیر مقلدین) کے بچاؤ کی



ایک صورت نکال دی ہے کہ اگر آپ نے اپنی نجاست (منی وغیرہ) لگی ہوئی انگلی چاٹ کر (اس لئے کہ غیر مقلدین کے یہاں ایک قول کے مطابق منی کھانا جائز ہے) (فقہ محمدیہ ۱/۴۶) کسی کے دودھ میں ڈبودی، مالک نے اسلامی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا کہ اس نے میرا دودھ ناپاک کر دیا ہے، تو ”بہشتی زیور“ کے اس مسئلہ کی رو سے آپ بچ جائیں گے اور قاضی آپ کے حق میں فیصلہ کر دیگا کہ آپ کی انگلی چاٹنے کی وجہ سے پاک تھی۔ لہذا دودھ ناپاک نہیں۔ اگر آپ اپنے بچاؤ کی کوئی اور صورت تجویز فرمائیں ہوں تو قرآن یا صحیح صریح حدیث سے بیان فرمائیں۔

قولہ:- مسئلہ (۱۳) مرد کا آلہ منتشر ہوا اور اس نے بھوت بیوی کو طلب کیا، اس درمیان اس نے اپنی بیٹی کی ٹانگوں میں داخل کیا تو اگر حرکت انتشار کی نہ ہوگی تو بیوی حرام نہیں اور اگر بڑھ گئی تو بیوی حرام ہوگی (فتاویٰ ہندیہ ۱/۲۷۵)۔

اقول:-

سمجھا ہے اے فلک تو مجھے اپنے دل میں کیا ترے دھویں اڑاؤں گا میں ایک آہ میں جناب من! آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں، آپ کے یہاں تو اپنی بیٹی سے بھی نکاح جائز ہے۔ دیکھئے آپ کے نواب نور الحسن صاحب لکھتے ہیں کہ اگر کسی عورت سے زید نے زنا کیا اور اسی زنا سے لڑکی پیدا ہوئی تو زید اپنی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے (عرف الجاوی ص ۱۰۹)، اور سنئے آپ (غیر مقلدین) کے نواب صاحب کہتے ہیں کہ ماں، بہن، بیٹی وغیرہ کی قبل اور در کے سوا پورا بدن دیکھنا جائز ہے (ص ۵۲) نیز آپ (غیر مقلدین) کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ ”ہر شخص اپنی بہن، بیٹی، اور بہو سے رانوں کی مالش کر سکتا ہے“ (فتاویٰ نذیریہ ۳/۱۷۶) نواب وحید الزماں حیدر آبادی نزل الابرار ۲۸۱/۲۸۱ میں فرماتے ہیں کہ ”باپ یا بیٹے کی مزنہ باپ اور بیٹے دونوں کے لئے حلال ہے“ اب فرمائیے کیا فرمانا چاہتے ہیں؟

قولہ:- مسئلہ (۱۴) جو جانور سے وطی کرے تو اس پر کوئی حد نہیں (ہدایہ ۱/۴۹۷)۔

اقول:- سچ ہے، جب چیونٹی کے پر جتے ہیں تو اس کی کبختی آتی ہے۔ اس کا یہ تھوڑی مطلب ہے کہ آپ کو کتیا سے وطی کرنے کی اجازت ہے، آپ کیوں خوش ہو رہے ہیں؟ اگر حد نہیں تو کیا کوئی سزا

نہیں؟ دیکھئے وہیں نیچے ”ہدایہ“ میں لکھا ہے ”الا ان یعزذر“ (ص ۴۷) کہ اسے تعزیر کی جائے گی اور تعزیر اُحاکم جو چاہے سزا دے گا اور جانور بھی ذبح کر دیا جائیگا۔ محترم: آپ مخالفت میں آکر نادانی میں کیا کہہ گئے؟ آپ نے ”ہدایہ“ اور فقہ حنفی پر اعتراض کیا ہے ”یا حدیث“ اور کتب حدیث پر اعتراض کیا ہے؟ آپ کو کچھ خبر بھی ہے کہ یہ مسئلہ صاحب ہدایہ نے بیان کیا ہے یا حضور ﷺ نے؟ دیکھئے ”مشکوٰۃ“ ص ۳۱۳، حضور ﷺ فرماتے ہیں ”جانور سے وطی کرنے پر ”لاحد علیہ“ کوئی حد نہیں، نبی ﷺ سے جا کر اعتراض کیجئے کہ یہاں حد زنا یعنی سنگساری یا کوڑا کیوں نہیں ہے؟۔

قولہ:- مسئلہ (۱۵) انگلی مقعد میں داخل کی اگر بھیگی ہوئی نکلے تو وضو فاسد ہے، اگر خشک نکلے تو وضو نہیں ٹوٹتا (ردالمحتار/۱۳۹)

اقول:- جناب من! آپ اس سے کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کیا حالت اضطرار میں ایسا نہیں ہو سکتا؟ کیا جو چیزیں بحکم شرع حرام ہوں ان پر احکام مرتب نہیں ہوتے؟ کیا نکلنے والی تری ”کل ما خرج من السبیلین“ میں سے نہیں ہے؟ کیا یہ مسئلہ کسی آیت یا حدیث کے خلاف ہے؟ یا یہ مسئلہ آپ کی نظر میں گندہ ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو لیجئے حاضر ہے یہ آپ کی مشہور کتاب نزل الابرار اور آپ کا مسئلہ ”اگر کوئی عورت لکڑی کا ذکر بنا کر استعمال کرے تو غسل فرض نہیں، کسی نے اپنا آلہ تناسل اپنی دیر میں داخل کر لیا تو غسل فرض نہیں (۲۴، ۲۳)۔

قولہ:- مسئلہ (۱۶) اگر جانور سے وطی کیا تو بغیر انزال غسل واجب نہیں۔

اقول:- مسئلہ نمبر ۱۰ کے تحت گذر چکا، کیوں ایک ہی بات بار بار کہتے ہیں۔

قولہ:- مسئلہ (۱۷) میاں بیوی بغیر کپڑے کے ایک دوسرے سے چپکے اور مرد کا آلہ تناسل منتشر ہوا وضو نہیں ٹوٹتا (شرح وقایہ ۷۲)

اقول:- بے شک سچ ہے! جھوٹ کو کچ کر دکھانا کوئی تم سے سیکھ جائے۔ محترم ”شرح وقایہ“ میں لکھا ہے کہ ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نہ ٹوٹنے کا مسئلہ امام محمد کا ہے جو مرجوح ہے۔ (دیکھئے شرح وقایہ ۷۲، ردالمحتار/۱۵۸، فتاویٰ دارالعلوم/۱۳۹)۔

قولہ:- مسئلہ (۱۸) اگر کتا نہر میں گرا ہوا ہے اور اس کے اوپر سے پانی بہہ رہا ہے اور پانی کتے کے بدن سے مل کر بہہ رہا ہے تو اس سے وضو بنانا جائز ہے، (شرح وقایہ ۷۹)

اقول:- لوچلو فیصلہ ہی ہو گیا، اب چھوڑ دیجئے اہل حدیث ہونے کا دعویٰ، اس لئے کہ آپ نے حدیث پر اعتراض کر دیا، دیکھئے صحابہ نے حضور ﷺ سے اس کنویں کے پانی کے متعلق پوچھا جس میں حیض کے جیتھرے، کتے کا گوشت سمیت دیگر گندگیاں ڈالی جاتی تھیں تو آپ نے فرمایا ”الماء طهور لا ینجسہ شیء“ پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی (مشکوٰۃ ۵۱) اور لیجئے نوش فرمائیے، حاضر ہے رُوح افزاء، آپ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ ”پانی خواہ کتنا ہی کم ہو (ایک گلاس ہو) نجاست یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک اوصاف ثلاثہ میں تبدیلی نہ آئے (عرف الجا دی ص ۹، نزول الابرار ۲۹)۔

قولہ:- مسئلہ (۱۹) امامت کا حقدار..... پھر سب سے زیادہ خوبصورت بیوی والا..... ردالمحتار (۵۵۱/۱)۔

اقول:- صحیح ہے! اس لئے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، اگر تمہیں اچھا لگتا ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو تو چاہئے کہ تمہاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں سے بہتر ہوں (دیکھئے طبرانی کبیر، دارقطنی، مستدرک حاک، مرقاة) دوسری جگہ بہترین کی تعیین کرتے ہوئے فرمایا: خیيار کم خیار کم لنسانہم (مشکوٰۃ ۲۸۹) یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہو۔ آپ فرمائیے! کیا خوبصورت بیوی والا دوسرے کی نسبت زیادہ پاکدامن اور بد نظری وغیرہ سے محفوظ نہیں رہتا؟۔

قولہ:- پھر سب سے چھوٹے عضو تناسل والا (ردالمحتار ۵۵۱/۱)۔

اقول:- ردالمحتار میں ”ثم الاکبر راسا والا صغر عضوا“ ہے (ردالمحتار ص ۶۰۱/۱) ”الا صغر ذکرا“ نہیں ہے، آپ کیوں عضو کا ترجمہ عضو تناسل سے کرتے ہیں؟ کیا آپ کے یہاں عضو سے مراد عضو تناسل ہی ہوتا ہے؟ آپ (غیر مقلدین) کے علماء صادق یا لکھوئی اور طالب الرحمن وغیرہ نے تو یہ ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہی ترجمہ کیا ہے جو ہماری مراد ہے یعنی بڑے سر اور چھوٹے اعضاء والا (اور اسے امامت کا حق اس لئے ہے کہ سر کا بڑا ہونا اور دیگر اعضاء جسمانی کو چھوٹا یعنی متوسط ہونا کمال عقل کی علامت ہوتا ہے) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ”شامی“ ٹھیک سے نہیں پڑھی ورنہ وہیں آپ کو عضو تناسل کی تردید مل جاتی۔

قولہ:- ذرا ان کی فقہات پر غور کریں۔

اقول:- اور آپ خیر (فقہ) سے اپنی محرومی پر ماتم کریں۔

قولہ:- امامت کے لئے بیوی کی خوبصورتی کی شرط لگانا کیا دوسرے کی بیوی کو دیکھنے کا بہانا تو نہیں۔  
 اقوال:- بہانہ کی کیا ضرورت ہے اگر ہمیں خوبصورت بیوی دیکھنا ہوگا تو آپ کی مساجد و عید گاہ جا کر نہیں  
 دیکھ لیں گے، اور وہاں تو سب کچھ کھول کر نماز جائز ہو جاتی ہے؟ (دیکھئے بدورالاہلہ ص ۳۹)۔  
 قولہ:- افسوس کی بات تو یہ ہے کہ کپڑا اتار کر ایک دوسرے کے عضو متاثر کو نا پنا بے حیائی کو عام کرنا نہیں  
 ہے۔

اقوال:- احناف نیت باندھ کر نماز پڑھیں یا احقیق امامت کا مسئلہ بیان کریں بہر صورت آپ کی نگاہ  
 کیوں بار بار وہیں جا کر رکتی ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کو.....

قولہ:- جب کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دوسرے کے سامنے نگاہ ہونے سے منع فرمایا ہے۔

اقوال:- پھر آپ کیوں نگاہ کر رہے ہیں اور وہ بھی بحالت نماز۔

قولہ:- سوائے اپنی بیوی کے۔

اقوال:- آپ تو باپ، بیٹا، بھائی، چچا، ماموں سب کے سامنے نگاہ کر رہے ہیں، آخر حدیث کے ساتھ یہ  
 عداوت کیوں؟

قولہ:- آنے والے پمفلٹ میں ہم علماء دیوبند کا عقیدہ عوام کے سامنے لائیں گے۔

اقوال:- سنبھل کر پاؤں رکھنا میکدہ میں شیخ جی صاحب یہاں گڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے

ہیں

لائیے اور اپنی ہٹ دھرمی کی داد ناظرین سے وصول کیجئے پھر ہم بھی وہ جواب پیش کریں گے۔

جس کو آپ اور آپ کے ہمنوا پرکھ لیں، پرکھا لیں اور مبصرین کو دکھالیں۔

قولہ:- سبھی حوالے براہ راست ماخوذ ہیں۔

اقوال:- ایک دو آپ بھی سن لیجئے۔ آپ کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین صاحب دہلوی فتاویٰ

نذیریہ میں لکھتے ہیں کہ ”ہر شخص اپنی بہن، بیٹی، اور بہو سے رانوں کی مالش کر سکتا ہے، رانوں

میں اور دربر میں صحبت جائز بلکہ سنت سے ثابت ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ: ۱۷۶/۳، بدورالاہلہ ص

(۱۷۵

(مسائل غیر مقلدین ماخوذ از رسائل مفتی مہدی حسن شاہجہاں پوری و متکلم اسلام

مولانا محمد الیاس گھسن و مولانا محمد امین صاحب صفدر اوکاڑوی)

نوٹ:- غیر مقلدین علماء کی خدمت میں ضروری گزارش

آپ پر لازم ہے کہ اگر واقعہ آپ اہل حدیث ہیں تو ہماری کتابوں کے مسائل جو آپ نے پمفلٹ میں شائع کئے ہیں اس کو قرآن اور صحیح صریح غیر معارض حدیث سے باطل کریں۔ اور ہم نے بیچ بیچ میں جو آپ کے مسائل ذکر کئے ہیں اس کو صحیح صریح غیر معارض حدیث سے ثابت کریں، اور اگر نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو اپنے الٰہ حدیث ہونے کا دعویٰ ترک کر کے اپنی لاندہ بیت کا اعلان کر دیں۔

ان ارید الا اصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

والحمد لله اولاً و آخراً و صلی اللہ تعالیٰ علی محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک

یا ارحم الراحمین

عبدالرشید قاسمی سدھارتھ نگری

یکے ازابنائے قدیم مدرسہ انوار العلوم دھبہ، لہر، سدھارتھ نگر، یوپی، انڈیا

یوم النہیس، مابین العشائین

۲۰۱۵/۱۰/۲۱ء

۱۴۳۷/۱/۷ھ

07408982924

